

182895-شادی کے بعد موجل مہر کو اور زیادہ کرنے کا حکم

سوال

میرے خاوند کا پہلی بیوی جسے وہ طلاق دے چکا ہے سے ایک بیٹا اور بیٹی ہے، اور میری دو بیٹیاں ہیں، میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے مہر موجل (بعد میں ادا کیا جانے والا مہر) میں اضافہ کرتے ہوئے (19) مشاہ سونا کی بجائے (100) مشاہ سونا کرے، لیکن ہمارے ہاں عراق میں یہ فتویٰ دیا جاتا ہے کہ (19) مشاہ سے زائد مہر موجل رکھنا جائز نہیں، وگرنہ اس سے زائد سونے پر ہر سال زکاہ ادا کرنا فرض ہوگی، چاہے میں نے ابھی وہ لیا بھی نہ ہو۔

ہمارے ہاں عراق میں باقی مانندہ مہر (مہر موجل) خاوند کی وفات کے بعد بھی حاصل کیا جاتا ہے، کیا میرے لیے زیادہ کرنے کا حق ہے تاکہ اپنا حق محفوظ رکھوں؟ کیونکہ ہم ایک گھر کے علاوہ کسی اور چیز کے مالک نہیں، مجھے خدشہ ہے کہ اللہ نہ کرے اگر میرے خاوند کو کچھ ہو گیا تو وہ مجھے گھر فروخت کر کے اس کی اولاد کا حصہ دینے پر مجبور کریں گے، اس طرح میرے اور بیٹیوں کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا؛

پسندیدہ جواب

اول:

شریعت اسلامیہ میں مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ اس سے زائد اور کم نہ جائے، چاہے مہر محال یا غیر محال ہو، لیکن شریعت میں مہر کم رکھنے اور مہر میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلالی ہے۔

الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

"مہر زیادہ ہونے کی حد میں فقهاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے" "انتی

ویکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (39/160).

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

"نکاح میں مہر ذکر کرنا نکاح کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے، اس لیے اگر کسی عورت کے ساتھ مہر ذکر کیے بغیر نکاح کر لیا جائے تو نکاح صحیح ہو گا، اور اس عورت کے لیے مہر مثل دینا واجب ہو گا، کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو قیمت ہو علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ مہربن سکھتی ہے"

ویکھیں : فتاویٰ البیعت الداریۃ للجوث العلمیۃ والافاء (19/53).

اس کے علاوہ مزید آپ زاد العاد (5/178) اور سوال نمبر (10525) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں۔

دوم:

سوال نمبر (20154) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ اصل یہی ہے کہ عورت نے جتنے مرکانام یا اس کے مروہ اگر وہ اس کے خلاف یا اس سے کم یا زیادہ پر دونوں راضی ہوتے ہیں تو یہ جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کر لینے کے بعد آپ میں راضی ہو جاؤ﴾، النساء، (24).

سوم :

سوال نمبر (84005) کے جواب میں بیان ہوا ہے کہ وہ مہر موجل جو عورت خاوند کی موت یا طلاق کی بناء پر علیحدگی کے بعد حاصل کرتی ہے پر زکاۃ نہیں، کیونکہ وہ حالت زوجیت میں مہر موجل کا مطالبہ نہیں کر سکتی، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے مہر لینے کے بعد ایک سال کی زکاۃ ادا کر دے تو یہ بہتر ہو گا۔

اوپر کی سطور میں بیان کردہ کی بناء پر اگر خاوند ایسا کرنے پر راضی ہوتا ہے تو ایس متعلق سے ایک سو مقابل مہر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ مہر موجل اپنے قبضہ میں کرنے تک آپ پر زکاۃ نہیں ہو گی، جب آپ اپنے قبضہ میں کریں تو ایک سال کی زکاۃ ادا کر دیں۔

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ جب آپ کا مہر آپ کے علاقے کی رکھیوں جیسا ہو تو آپ کے لیے اس مہر سے زیادہ طلب کرنے کا حق نہیں، لیکن اگر خاوند اپنی رضامندی و خوشی سے وہ ایسا کرنے پر تیار ہو، اور آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ لوگوں کے حالات اور روزی کیسی ہو گی۔

واللہ اعلم۔